



سوال

(363) نحسی جانور کی قربانی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نام نہاد جماعت المسلمین کی طرف سے ہمیں ایک پمفلٹ موصول ہوا کہ نحسی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو نحسی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مرسل نے اس کی وضاحت کے متعلق لکھا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس پر فتن دور میں تحقیق کی آڑ لے کر مسلمات کا انکار اور بدعات و رسوم کو رواج دیا جا رہا ہے۔ جماعت المسلمین کی طرف سے نحسی جانور کو قربانی کے لئے ناجائز قرار دیا جانا بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ ہم نے پہلے بھی اس سلسلہ کے متعلق لکھا تھا کہ کسی جانور کو نحسی کرنے کے مثبت اور منفی دو پہلو ہیں۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ نحسی جانور کا گوشت عمدہ اور بہتر ہوتا ہے جبکہ اس کے علاوہ غیر نحسی جانور کے گوشت میں ایک ناگوار قسم کی بو پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے تناول میں تکدر پیدا ہوتا ہے اور اس کا منفی پہلو یہ ہے کہ اس کے نحسی کرنے سے اس کی قبولیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ افزائش نسل کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ قربانی کا تعلق مثبت پہلو سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قربانی کے لئے بعض اوقات نحسی جانور کا انتخاب کیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو لیسے یمنڈھوں کی قربانی جیتے جو نحسی اور گوشت سے بھر پور ہوتے۔ [مسند امام احمد

۵/۱۹۶:

قربانی کے ذریعے چونکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اس لئے قربانی کا جانور واقعی بے عیب اور تندرست ہونا چاہیے۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ایک ایسے عیوب کی نشاندہی فرمائی ہے جو قربانی کے لئے رکاوٹ کا باعث ہیں۔ تاہم قربانی کے لئے جانور کا نحسی ہونا کوئی عیب نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے جانور کو قربانی کے لئے قطعی طور پر منتخب نہ فرماتے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”قربانی کے جانور کا نحسی ہونا کوئی عیب نہیں بلکہ نحسی ہونے سے اس کے گوشت کی عمدگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔“

[فتح الباری: ۱۰/۷۰]

اس وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ نام نہاد جماعت المسلمین کی طرف سے شائع کردہ پمفلٹ بددیانتی پر مبنی ہے، جس میں نحسی جانور کی قربانی کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ ہم جانوروں کو نحسی کرنے کے متعلق اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں۔

مستند مین علما میں اس کے متعلق اختلاف ہے۔ ایک گروہ جانوروں کے نحسی کرنے کے عمل کو مطلقاً جائز قرار دیتا ہے، خواہ وہ جانور حلال ہوں یا حرام۔ جبکہ کچھ علما کی رائے ہے کہ

خصی کرنے کی حرمت صرف حرام جانوروں سے متعلق ہے۔ ان کے نزدیک حلال جانوروں کا خصی کرنا جائز ہے۔ جو حضرات حرمت کے قائل ہیں ان کے دلائل حسب ذیل ہیں :

اولاد آدم کو گمراہ کرنے کے متعلق شیطان لعین کا ایک طریقہ واردات بائیں الفاظ بیان ہوا ہے ”میں انہیں حکم دوں گا کہ وہ میرے کہنے پر اللہ کی ساخت میں رو بدل کریں۔“ [۳/النساء: ۱۱۹]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کے تحت لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس سے مراد جانوروں کا خصی کرنا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت انس رضی اللہ عنہ اور تابعین میں سے حضرت عکرمہ اور حضرت قتادہ کی یہی رائے ہے۔ [تفسیر ابن کثیر]

علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے مسند البراز کے حوالہ سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو خصی کرنے کی شدت سے ممانعت کی ہے۔ [نیل الاوطار: ۸/۲۳۹]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں، بیلوں، بکروں اور گھوڑوں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ [شرح معانی الآثار: ۲/۲۳۲]

دوسرے حضرات کی طرف سے ان دلائل کا اس طرح جواب دیا گیا ہے کہ آیت کریمہ کی تفسیر میں جانوروں کو خصی کرنے کی بات کسی صحیح یا ضعیف روایت سے مرفوع ثابت نہیں۔ جہاں تک کہ سلف کے اقوال کا تعلق ہے تو اس کے متعلق خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حسن بصری، حضرت مجاہد، حضرت قتادہ اور حضرت سعید بن مسیب رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ اس سے مراد اللہ کا دین ہے، یعنی وہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرائیں گے، جیسا کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز تفسیر میں نقل فرمایا ہے۔ جب سلف صالحین سے آیت مذکورہ کی مختلف تفاسیر منقول ہیں تو اس کی تفسیر میں جانوروں کو خصی کرنے کی بات حتیٰ طور پر نہیں کہی جاسکتی۔ چونکہ اس کی تفسیر میں کوئی مرفوع حدیث موجود نہیں۔ لہذا ”لَا تَجِدُ نَبِيًّا مَخْلُوقَ اللَّهِ“ اللہ تعالیٰ کے دین میں کوئی تبدیلی نہیں، اس کے پیش نظر آیت مذکورہ میں خلق اللہ سے مراد اللہ کا دین ہی ہے۔

مسند البراز کے حوالہ سے جو روایت بیان ہو چکی ہے تو اس سے حلال جانوروں کا خصی کرنا مراد نہیں ہے، کیونکہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمل سے ایک حرام کام کی تائید کریں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے متعلق مروی ہے کہ ان کے پاس ایک خصی غلام فروخت ہونے کے لئے لایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں خصی کرنے کے عمل کی تائید و حمایت نہیں کرتا۔ [شرح معانی الآثار: ۲/۳۸۳]

گویا انہوں نے اس کی خریداری کو اس عمل کی تائید خیال کیا ہے۔ اس بنا پر اگر حلال جانوروں کا خصی کرنا بھی ناجائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصی شدہ جانوروں کی قربانی ہرگز پسند نہ کرتے۔ لہذا خصی کرنے کی ممانعت اور خصی جانوروں کی قربانی کرنے میں یہی تطبیق ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا خصی کرنا درست ہے، مگر جن جانوروں کا گوشت حرام ہے ان کا خصی کرنا درست نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے بلکہ یہ ان کا اپنا قول ہے جب ہم علمائے متقدمین کو دیکھتے ہیں تو ان میں سے بیشتر حلال جانوروں کے خصی کرنے کے قائل ہیں اور فاعل ہیں۔ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے اپنے اونٹ کو خصی کروایا تھا، نیز حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اگر زباجور کے کلٹے کا اندیشہ ہو تو اسے خصی کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [شرح معانی الآثار: ۲/۳۸۳]

امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ قربانی کے لئے خصی جانور کو ذبح کیا جاسکتا ہے اور جن روایات میں اقلیٰ حکم ہے وہ ان جانوروں سے متعلق ہے جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا ہے۔

نوٹ: سردست ہمیں مسند البراز دستیاب نہیں ہو سکی، تاکہ اس کی سند کے متعلق پتہ لگایا جاسکتا کہ آیا حدیث قابل حجت ہے یا نہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 371